احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 8 مئی 2014ء 8 رجب 1435 ہجری 8 ہجرت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 104

دانا و بینا ہستی

کلاڈ ایم۔ ہیتھ وے انجینئر لکھتا ہے:

یہ بزم کائنات ایک مقرر گھڑی پر یکبارگی سجائی گئی۔ یہ کسی دانا و بینا ہستی کی قوت تخلیق کا کرشمہ ہے اور جب سے یہ کائنات وجود میں آئی ہے اسی وقت سے یہ مقررہ قوانین کی پابندی کر رہی ہے۔ حادثات و اتفاقات اس کائنات کی زندگی اور رونق کا سرچشمہ نہیں ہیں۔

اب اس بات کو لیجئے کہ اگر یہ عالم مادی از خود وجود میں نہیں آسکتا اور اگر یہ اس وجود کو برقرار رکھنے کے لئے ایسے ہمہ گیر اور دائمی ضوابط و قوانین بھی از خود وضع نہیں کر سکتا تو پھر یہ کارنامہ یقیناً کسی غیر مادی وجود اور ہستی ہی نے انجام دیا ہے۔

(خدا موجود ہے، صفحہ 48، مرتبہ جان کلوور امونز ما۔ مترجم عبدالحمید صدیقی، مقبول اکیڈمی لاہور۔ طبع چہارم)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسولؐ اللہ کا ہر لمحہ خدا کی یاد میں صرف ہوتا تھا۔ آپؐ روزانہ عطا ہونے والی ہر نعمت پر خدا کا شکر کرتے تھے۔ ہر مصیبت پر اسی سے مدد طلب کرتے تھے، ہر معمولی کام حتیٰ کہ جوتی کے تسمہ کے لئے بھی دعا کی تلقین فرماتے اور یہی آپؐ کا اپنا نمونہ تھا۔ رات کو جب آنکھ کھلتی، عبادت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے مگر بالعموم نصف شب کے وقت جب دنیا آرام دہ بستروں میں پڑی سو رہی ہوتی، آپؐ عبادت اور نوافل کے لئے اٹھ جایا کرتے اور اللہ کی حمد کرتے ہوئے یہ دعا پڑھ کر اپنے بستر سے جدا ہوتے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَحیَانَا ...... (بخاری کتاب الدعوات)

یعنی تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی بخشی اور اُسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہوگا۔

بیدار ہو کر آپؐ سورۃ آل عمران کے آخری رکوع کی بھی تلاوت فرماتے کہ غور و فکر اور عبادت اور دعاؤں کی طرف توجہ ہو۔ سو کر اٹھنے کے بعد طبعاً قضائے حاجت کی ضرورت ہوتی ہے، آپؐ بیت الخلاء میں جاتے ہوئے بھی ہر قسم کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِکَ مِنَ الخُبثِ وَالخَبَائِثِ (بخاری)

کہ اے اللہ! میں ہر قسم کی ناپاک چیزوں اور ناپاک کاموں اور باتوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

بیت الخلاء میں انسان ذکر الٰہی نہیں کر سکتا تو اس سے باہر آتے ہوئے اس محرومی کے ازالہ کی خاطر ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کرتے۔

غُفرَانَکَ (ترمذی کتاب الطہارت)

یعنی اے اللہ! میں تیری مغفرت کا خواستگار ہوں۔

نماز سے پہلے آنحضرتؐ نے وضو اور طہارت کو ضروری قرار دیا۔ آپؐ صفائی کو نصف ایمان قرار دیتے تھے۔ میاں بیوی کے تعلقات کے بعد غسل جنابت کی ہدایت تھی۔ جسم کی صفائی، ناخنوں اور بالوں کی تراش خراش کا خاص خیال رکھتے۔ سر کے بال کانوں کی لو تک رہتے تھے۔ تہجد کے علاوہ دن میں پانچ مرتبہ نمازوں کے لئے وضو کرنے کا حکم تو تھا ہی۔ جسم کی صفائی کیلئے ہفتہ میں کم از کم دو مرتبہ نہانے کی ہدایت فرماتے۔ رسول کریمؐ عمدہ خوشبو اور اس کا تحفہ پسند کرتے اور استعمال فرماتے تھے۔ جہاں سے گزر جاتے اپنی خوشبو کی مہک چھوڑ جاتے۔

رسول کریمؐ مساجد میں صفائی کا خاص خیال رکھتے اور صحابہؓ کو نصیحت فرماتے کہ اجتماع کے موقع پر بدبودار چیزیں کھا کر نہ آیا کریں۔ راستوں اور سڑکوں کی صفائی کے لئے آپؐ خاص طور پر ہدایت کرتے اور فرماتے تھے کہ راستوں کو روک کر بیٹھنا نہیں چاہئے اور نہ ہی ان میں قضائے حاجت وغیرہ کرنی چاہئے۔

وضو سے پہلے آپؐ مسواک کرتے اور فرماتے تھے کہ اگر میں امت پر گراں خیال نہ کرتا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ وضو کے ذریعہ ظاہری طہارت حاصل کرتے ہوئے آپؐ اپنے اصل مقصود باطنی طہارت کے لئے یوں دعا کرتے۔

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنادے۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

فتح کے حصہ دار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”دنیا (۔) کے جھنڈے تلے آئے گی اور (۔) ضرور آئے گی لیکن اگر ہم نے اپنے حق ادا نہ کئے اور اپنے صبر اور صلوٰۃ کو انتہا تک نہ پہنچایا تو پھر ہم اُس فتح کے حصہ دار نہیں ہو سکیں گے“۔ (روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

داخلہ عائشہ دینیات کلاس

دینیات کلاس میں داخلہ برائے فرسٹ سمیسٹر مورخہ 4 مئی 2014ء سے شروع ہو چکا ہے۔ کلاسز کا آغاز 11 مئی سے ہوگا۔

درخواستیں سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل مع مکمل کوائف (نام، ولدیت، تعلیم، پتہ و فون نمبر) بھجوائیں۔

داخلہ کے لئے تعلیمی معیار کم از کم میٹرک ہے۔ ایف۔اے اور بی۔اے پاس خواتین اور بچیاں بھی دینی و علمی ترقی کے لئے داخل ہو کر استفادہ کر سکتی ہیں۔

دو سال میں چار سمیسٹرز کے دوران مختصر اور اہم نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ کورس کی کتابیں ادارہ کی لائبریری سے مہیا کی جاتی ہیں۔ فیس داخلہ -/20 روپے اور ماہانہ فیس -/10 روپے ہے۔ عمر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ شادی شدہ خواتین بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچیاں داخل ہو کر مستفید ہوں۔ تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء میں بھجوائیں۔

نوٹ: بیرون از ربوہ طالبات کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

اللہ کا فضل معرفت کو مصفّٰی اور روشن کر دیتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’علم اور معرفت کو خدا تعالیٰ نے حقیقت (دین) کے حصول کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور اگرچہ حصول حقیقت (۔) کے وسائل اور بھی ہیں جیسے صوم وصلوٰۃ اور دعا اور تمام احکام الٰہی جو چھ سو سے بھی کچھ زیادہ ہیں لیکن علم عظمت و وحدانیت ذات اور معرفت شیون وصفات جلالی و جمالی حضرت باری عز اسمہ وسیلۃ الوسائل اور سب کا موقوف علیہ ہے کیونکہ جو شخص غافل دل اور معرفت الٰہی سے بکلّی بے نصیب ہے وہ کب توفیق پاسکتا ہے کہ صوم اور صلوٰۃ بجالاوے یا دعا کرے یا اور خیرات کی طرف مشغول ہو۔ان سب اعمال صالح کا محرک تو معرفت ہی ہے اور یہ تمام دوسرے وسائل دراصل اسی کے پیدا کردہ اور اس کے بنین وبنات ہیں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 187)

’’معرفت فضل کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور پھر فضل کے ذریعہ سے ہی باقی رہتی ہے۔فضل معرفت کو نہایت مصفّٰی اور روشن کر دیتا ہے اور حجابوں کو درمیان سے اٹھا دیتا ہے اور نفس امارہ کے لئے گرد وغبار کو دور کر دیتا ہے اور روح کو قوت اور زندگی بخشتا ہے اور نفسِ امّارہ کو امّارگی کے زندان سے نکالتا ہے اور بدخواہشوں کی پلیدی سے پاک کرتا ہے اور نفسانی جذبات کے تُند سیلاب سے باہر لاتا ہے۔ تب انسان میں ایک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور وہ ابھی گندی زندگی سے طبعًا بیزار ہو جاتا ہے کہ بعد اس کے پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے روح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تُند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔‘‘

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222)

’’ معرفت ایک ایسی شئے ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے۔ جیسے پِسو اور مچھر کی جب معرفت ہوتی ہے تو ہر ایک اُن سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ خدا جو قادر مطلق اور علیم اور بصیر ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے، اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اس قدر جرأت کرتا ہے۔ اگر سوچ کر دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ معرفت نہیں۔ بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 95)

’’یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت مل سکتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے۔ یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کرسکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائے گا اور ہلاک کر دے گا وہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اس کی طرف لپکے بلکہ اگر معلوم ہو جاوے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنے والی چیز سمجھتا ہے تو اسے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہوگا۔ پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کرلے اس سے بچ نہیں سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 559)

’’ایمان کا قوی ہونا یا اعمال صالحہ کا بجالانا اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق قدم اٹھانا یہ تمام باتیں معرفت کاملہ کا نتیجہ ہیں۔ جس دل کو خدا تعالیٰ کی معرفت میں سے کچھ حصہ نہیں ملا وہ دل ایمان قوی اور اعمال صالحہ سے بھی بے نصیب ہے معرفت سے ہی خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور معرفت سے ہی خدا تعالیٰ کی محبت دل میں جوش مارتی ہے۔ جیسا کہ دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ ہر ایک چیز کا خوف یا محبت معرفت سے ہی پیدا ہوتا ہے ...... پس معلوم ہوا کہ تمام محبت اور خوف معرفت پر موقوف ہے۔ انسان اس سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتا جس کی نسبت اس کو معلوم ہو جائے کہ اس کے اندر ایک زہریلا سانپ ہے اور نہ اس مکان کو چھوڑ سکتا ہے جس کی نسبت اس کو یقین ہو جائے کہ اس کے نیچے ایک بڑا بھاری خزانہ مدفون ہے۔ اب چونکہ تمام مدار خوف اور محبت کا معرفت پر ہے اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف بھی پورے طور پر اس وقت انسان جھک سکتا ہے جب کہ اس کی معرفت ہو۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 307)

جماعت احمدیہ ارنگا تنزانیہ میں امن کانفرنس

جماعت احمدیہ ارنگا کو خدا کے فضل سے 25 اگست 2013ء کو ایک امن کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔

اس کانفرنس کے لئے دعوت نامے تیار کر کے تمام سرکاری و نیم سرکاری افسروں کے علاوہ مذہبی، سیاسی، اور سماجی سرکردہ افراد کو پہنچائے گئے۔ دعوت نامے کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی تحریر (میں اعلان کرتا ہوں کہ اس دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے) کا سواحیلی ترجمہ منسلک کیا گیا تھا جس کا کانفرنس سے پہلے ہی بہت خوبصورت اور مثبت اثر ہوا۔

امن کانفرنس سے ایک دن پہلے اخبار، اور TV کے نمائندوں کے ساتھ پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس سے امن کانفرنس کی خوب تشہیر ہوئی۔ اسی دن تین بجے شام تین مقامی ریڈیوز پر تفصیلی خبریں نشر ہوئیں۔ امن کانفرنس کے انعقاد کے لئے ڈسٹرکٹ کونسل ہال کا انتخاب کیا گیا جسے مختلف بینرز مثلاً Love for all, Hatered for none اور دیگر الہامات اور تحریرات سے سجایا گیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود اور خلفاء کرام کی تصاویر بھی ہال میں آویزاں کی گئیں۔

25/ اگست 2013ء 3 بجے سہ پہر کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم رفیق احمد صاحب نے مہمانوں کا تعارف کروایا جس کے بعد محترم ریجنل کمشنر صاحب آف ارنگا Dr Karistina Lishingoma نے افتتاحی ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں اس نفسانفسی اور بدامنی کے دور میں جماعت کی امن کے لئے کوششوں کو سراہتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور مبارکباد دی نیز جماعت سے اپنے دوستانہ تعلقات اور آئندہ کے لئے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ اس کے بعد مکرم عبدالرحمان آمے صاحب ڈپٹی جنرل سیکریٹری جماعت احمدیہ تنزانیہ نے دنیا میں امن وامان کے قیام کے حوالہ سے احمدیت کی طرف سے کی جانے والی جماعتی خدمات و کوششوں کا مختصر ذکر کیا اور دین کو امن وسلامتی و باہمی اخوت ومحبت کے دین کے طور پر تاریخی مثالوں سے مزین کر کے پیش کیا۔

امن کانفرنس کا مرکزی نقطہ مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ کی تقریر تھی جس میں آپ نے قرآن کریم کی تعلیم کے حوالے سے باہمی رواداری، اخوت ومحبت، احترام آدمیت، عدل وانصاف کا قیام، دوسروں کے جذبات کا احترام جیسے سنہرے دینی اصولوں کو ملک میں قیام امن کا بنیادی ذریعہ قرار دیا۔ آپ کے بعد مختلف مذہبی، سماجی، اور سرکاری شخصیات کو امن کے حوالے سے اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ جن میں ارنگا ریجن کے چار D.C صاحبان، مئیر صاحب اور ریجنل پولیس کمانڈر شامل تھے۔ اسی طرح اکثر مقررین نے امیر صاحب کی تقریر کے بعض پوائنٹس بار بار اپنی تقاریر میں دہرائے اور اس قسم کی کانفرنس کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود کی اس آواز کو کہ میری کسی سے دشمنی نہیں (جو کہ دعوت نامے کے ساتھ منسلک تھی) اور ...... love for all کے الفاظ کو بنی نوع انسان کے لئے باہمی رواداری اور امن وسلامتی کے قیام کا بنیادی ذریعہ قرار دیا۔ عیسائی پادری اور دیگر اہم نمائندگان نے بھی امن کے موضوع پر تقاریر کیں۔

اس کانفرنس میں کمشنر صاحب ارنگا، ڈپٹی کمشنرز، میئر صاحب، علاقہ کے کونسلر صاحب، پادری صاحبان، ریجنل پولیس کمانڈر سمیت کئی اہم سرکاری و غیر سرکاری شخصیات نے شرکت کی۔ کانفرنس کے آخر پر امیر صاحب تنزانیہ نے تمام شاملین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کے ساتھ اس اجلاس کو ختم کیا۔ کانفرنس کے بعد تمام شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

اس امن کانفرنس کے حوالے سے دو بڑے اخبارات Nipashe اور Mwannchi، نیشنل ٹی وی TBC1 اور لوکل ٹی وی MTV، پر خبر تین چار بار نشر ہوئی۔ 2 ملکی اور 3 لوکل ریڈیوز پر بھی خبر نشر ہوئی۔

کانفرنس میں مسلمانوں کے کئی فرقوں کے افراد، عیسائی صاحبان، ہندومت کے نمائندگان اور سکھ مذہب کے احباب سمیت بہت سے لوگوں نے شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری 160 سے تجاوز کر گئی۔

احباب جماعت سے اس کانفرنس کے اچھے اور دیرپا اثرات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 31 جنوری 2014ء)

...... ☆ ☆ ☆ ......

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

بے محابا آزادی کو دین حق نے پسند نہیں کیا۔ پس اگر احمدی رہنا ہے تو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کہاں ہماری آزادی کی حدود ختم ہوتی ہیں

قرآن کریم میں بے شمار اور ہر قدم اور زندگی کے ہر پہلو پر احکامات ہیں، وہ سب ہمارے مدنظر ہونے چاہئیں۔ قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنا ہی تقویٰ پر چلنے کے قابل بناتا ہے

ایک احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے اور ترقی کے لئے قرآنی احکامات کی تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہیں تلاش کرے اور اس کے لئے ایک جدوجہد اور کوشش ہو

آج جماعت احمدیہ کے عورت اور مرد، بچے اور جوان اور بوڑھے ہی دنیا کی اصلاح اور رہنمائی کر سکتے ہیں

ہر احمدی عورت، ہر مرد، ہر جوان اور ہر بوڑھے کو چاہئے کہ اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرے، اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے وعدے کے مطابق قومیں تیار ہو رہی ہیں جو جلد اس سلسلہ میں آ ملیں گی اور پھر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی بن جائیں گی

حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ بھی قرآن کریم کے احکامات کو سمجھنے کے لئے بڑا ضروری ہے

بجائے ادھر اُدھر کے چینل دیکھنے کے ایک وقت کم از کم ایسا ضرور رکھیں جب ایم ٹی اے کے خاص پروگرام بھی دیکھا کریں

جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے موقع پر سڈنی میں 5/اکتوبر 2013ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس اجلاس کی کارروائی کے شروع میں سورۃ الحشر کی جو آیات (الحشر:19 تا 22) آپ کے سامنے تلاوت کی گئی تھیں، آپ میں سے بعض جانتی ہوں گی کہ نکاح کے موقع پر پڑھی جانے والی آیات میں سے ایک آیت ان میں شامل ہے، جو اُن میں سے ترتیب کے لحاظ سے آخری آیت ہے اور یہاں تلاوت کردہ آیات میں سے پہلی آیت ہے۔ جیسا کہ اس کا ترجمہ بھی آپ سن چکی ہیں کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ کا حکم دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اپنے کل پر بھی نظر رکھو۔ تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جو دل میں قائم ہو تو نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا۔ ’’اگر یہ جڑ رہی، سب کچھ رہا ہے۔‘‘ پہلا مصرع حضرت مسیح موعود نے خود ترتیب فرمایا کہ

’’ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے‘‘

یعنی ہر نیکی کی جڑ تقویٰ ہے اس پر فوراً ہی آپ کو اگلا مصرع الہام ہوا کہ:

’’اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے‘‘

(درثمین اردو صفحہ 49 مطبوعہ ربوہ)

انسانی زندگی کا ایک بہت اہم حصہ اور موڑ وہ ہے جب وہ ایک نئی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ جس میں مرد اور عورت، دونوں کا ایک اہم کردار ہے۔ یعنی شادی کا بندھن۔ شادی کا بندھن بھی ایک اہم موقع ہے۔ چاہے وہ دنیا دار کی شادی ہے، کسی بھی مذہب رکھنے والے کی شادی ہو یا لا مذہب کی شادی ہو، یا خدا تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے کی شادی ہو۔ ہر ایک کے لئے یہ موقع ایک اہم موقع ہوتا ہے۔ اور خاص طور پر (دینی) تعلیم پر عمل کرنے والے کی شادی کی اہمیت جو ہے، وہ تو دنیا داروں سے بہت مختلف ہے۔ دنیا دار تو شادی کے لئے دنیاوی باتوں کو مدنظر رکھتا ہے۔ آجکل کے اس مغربی اثر کے معاشرے میں یا نام نہاد آزاد معاشرے میں، گوکہ آسٹریلیا مغرب میں نہیں مگر پھر بھی مغرب کا اثر ہے۔ اُنہی قوموں میں سے یہ لوگ آئے ہوئے ہیں اور ایک آزاد معاشرہ ہے۔ آزادی کے نام پر عجیب عجیب قوانین بنا لئے گئے ہیں۔ شادی سے پہلے ہی آزادی سے ایک میل جول ہوتا ہے، جو آزادی کے نام پر بے حیائی تک پہنچ جاتا ہے۔ جبکہ (دین حق) اس چیز سے منع فرماتا ہے۔ کسی قسم کی دوستیاں، کسی قسم کے تعلقات اور یہ جو یہاں رسم ہے اس کا اثر بعض دفعہ ہماری بچیوں اور لڑکیوں پر بھی ہوتا ہے کہ understanding نہیں ہو رہی۔ یہ ساری غلط چیزیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جو نئی زندگی کا آغاز کرنا چاہتے ہو تو مردوں کو فرمایا نہ تم دولت دیکھو، نہ تم لڑکی کا خاندان دیکھو، نہ تم اُس کی شکل اور خوبصورتی دیکھو۔ ہاں اگر دیکھنا ہے تو دینداری دیکھو کہ لڑکی یا عورت دیندار ہے کہ نہیں۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین حدیث 5090)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہم موقعوں کے لئے جن آیات کا انتخاب فرمایا جیسا کہ میں نے کہا اُس میں نکاح انسانی زندگی کا ایک بہت اہم موقع ہوتا ہے۔ اس کے بندھن کے اعلان میں بھی یہ آیات مسنون ہیں، جن کی تلاوت کروائی جاتی ہے اور جن میں پانچ مرتبہ تقویٰ کا ذکر ہے۔ گویا انسانی زندگی میں مرد اور عورت کا بندھن دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ نیک نسل چلانے کے لئے اور نیک خاندانوں کے قائم کرنے کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔

دنیا والے تو دنیاوی باتوں کی خواہش کرتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو دولت نہیں دیکھتے، جو خاندان نہیں دیکھتے، خوبصورتی دیکھتے ہیں۔ بعض خوبصورتی نہیں دیکھتے، بعض اور باتیں اُن کے مدنظر ہوتی ہیں۔ لیکن دین بہرحال اکثر کسی دنیا دار کے مدّنظر نہیں ہوتا۔ لیکن ایک دیندار کے لئے جو حکم ہے کہ تم دین مدّنظر رکھو۔ بے شک ہم کفو ہونے کا بھی ذکر ہے، جس میں بہت سارے پہلو دیکھے جاتے ہیں لیکن ہم کفو میں بھی تقویٰ اور دین پہلی شرط ہونی چاہئے۔

پس یہ چیزیں ہیں تو لڑکیوں کو بھی اور لڑکوں کو بھی اپنے دینی پہلو کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جو تعلیم دی ہے اور بے تحاشا احکامات دیئے ہیں، وہ ہم سے کیا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم سے اللہ تعالیٰ کس طرح اُن احکامات پر عمل کروانا چاہتا ہے۔ یہ چیز دین ہے اور اگر اس پر قائم ہوں گے تو رشتے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر دیرپا ہوتے ہیں۔ اور نہ صرف رشتے دیرپا ہوتے ہیں بلکہ آئندہ نسلیں بھی نیکیوں پر قائم ہونے والی ہوتی ہیں۔ جماعت میں بھی ہر جگہ دنیا میں جو رشتوں میں دراڑیں پڑنے کی تعداد بڑھ رہی ہے، یہاں بھی ہے، یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو مذہب سے دُور ہٹے ہوئے لوگوں کی نقل کرتے ہیں۔ آزادی کے نام پر سمجھتے ہیں کہ لوگ بہت آزاد ہیں اور جو چاہے کریں، یہ آزادی ان کا حق ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بعض حدود رکھی ہیں۔ قرآن کریم ایک ایسی مکمل کتاب ہے اور ایسا ضابطہ حیات ہے جس میں ہر پہلو کو اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان فرمایا ہے اور اگر اُس پر عمل کیا جائے تو ایک انسانی زندگی گھر کے معاشرے سے لے کر بین الاقوامی سطح تک ایسی امن پسند اور محبت اور پیار سے بھری ہوئی زندگی ہے کہ انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔

بہرحال تقویٰ سے دُور ہٹنے کی وجہ سے یہ لوگوں کی نقل بھی شروع ہوئی ہے۔ اگر تقویٰ دل میں ہو تو کبھی یہ دل میں خیال نہ پیدا ہو کہ ان لوگوں کی آزادی جو ہے یہ بہت اعلیٰ چیز ہے اور اس کو ہمیں اپنانا چاہئے۔ آزادیاں ایک حد تک آزادی ہے۔ لیکن آزادی کی حدود ہیں، بے محابا آزادی جو ہے اس کو (دین حق) نے پسند نہیں کیا۔ پس اگر (-) رہنا ہے، اگر احمدی (-) رہنا ہے تو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کہاں ہماری آزادی کی حدود ختم ہوتی ہیں۔ اگر ہمارے لڑکے اور لڑکیاں تقویٰ کو معیار بنا لیں، نیکی اور تقویٰ کی شادی کو معیار بنا لیں تو نہ صرف یہ کہ ذاتی اختلافات ختم ہو جائیں گے، ذاتی طور پر خاندانوں میں بھی اور اپنی ذات میں بھی ایک انقلاب پیدا ہو جائے گا، بلکہ جماعتی انقلاب بھی پیدا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار احکامات میں یہی فرمایا ہے کہ اِس دنیا کی خواہشات کو اپنی ترجیح نہ سمجھو بلکہ اُس دنیا کی فکر کرو۔

اس آیت میں بھی جو تلاوت کی گئی ہے یہی ذکر ہے کہ اپنے کل کو دیکھو جو ہمیشہ کی دنیا ہے، جس سے تمہاری عاقبت بھی سنورے گی اور تمہاری نسل کی عاقبت بھی سنورے گی۔ اس بات پر غور کرو کہ وَلْتَنْظُرْ...... (الحشر:19) کہ ہر جان یہ دیکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے؟ اب اس کل کے بھی دو مطلب لئے جاسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اس شادی کے بندھن کو احسن رنگ میں قائم کر کے اور اپنے آپ کو تقویٰ کی راہوں پر چلاتے ہوئے تمہارے سے جو نسل پیدا ہونی ہے، اس کی تربیت کس حد تک اچھی کر رہے ہو؟ تم دنیا کے وارث تو نہیں بنا رہے۔ یہ دیکھو کہ تمہارا مقصد تو دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ پس ایسی نسل پیدا کرو جو دین کی وارث بننے والی ہو۔ ایسی نسل پیدا کرو جو ماں باپ کے لئے دعائیں کرنے والی ہو۔ ان کے مرنے کے بعد بھی ان کے لئے دعائیں کرنے والی ہو۔ ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کرنے والی ہو۔ ایسی نسل پیدا کرو، ایسی مائیں بنو جن کے پاؤں کے نیچے جنت ہوتی ہے، جن کے بچے نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوتے ہیں اور پھر یہ بھی کہ اپنے عمل بھی اس طرح رکھو کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بہترین جزا دے۔ قرآن کے احکامات کو سامنے رکھو اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔

جو پہلی آیت یہاں تلاوت کی گئی ہے اس ایک آیت میں ہی دو مرتبہ تقویٰ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اگر تقویٰ ہو تو کبھی مسائل اتنے نہ بڑھیں جتنے اب بڑھ رہے ہیں۔ لڑکے بھی ماحول کے بداثر سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ جب نیک لڑکی کی تلاش میں ہوں گے تو پھر لڑکوں کو خود بھی نیکی کی طرف مائل ہونا ہوگا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ لڑکے تو آوارہ گردی میں بتلا ہوں اور نیک لڑکیوں کی تلاش ہو۔ جب نیک لڑکی کی تلاش ہوگی تو خود بھی تقویٰ پر چلنا ہوگا۔ لڑکیاں بھی جب یہ دیکھیں گی کہ ہمارے رشتوں کی بنیاد نیکیوں پر ہے تو پھر وہ اپنی دنیاوی خواہشات کی بجائے اپنے غیر ضروری فیشنوں کی بجائے، اپنی نیکیوں کی طرف توجہ دیں گی۔ ایک حد تک فیشن بھی جائز ہے، لباس کی خوبصورتی بھی جائز ہے، سنگھار بھی جائز ہے، لیکن جب یہ حد سے زیادہ بڑھ جائے تو یہ پھر تقویٰ سے دُور ہٹا کے لے جاتا ہے۔ تو جب لڑکیوں کو بھی پتہ ہوگا کہ ہمارے رشتوں کے معیار کیا ہیں تو ظاہر ہے وہ نیکیوں پر قائم ہوں گی۔ تو یہ دو طرفہ عمل ہے۔ لڑکیوں کو بھی نیکیوں کی طرف قدم مارنے ہوں گے اور لڑکوں کو بھی۔ اور ان کے ماں باپ کو بھی اس طرف توجہ دینی ہوگی کہ ہمارے بچے ایسے نیک ماحول میں پلیں بڑھیں جہاں تقویٰ سب سے مقدم ہو۔ صرف اجلاسوں اور جلسوں پر یہ عہد دہرا دینا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے کافی نہیں ہوگا، بلکہ اپنی عملی زندگی اس طرح بنانی ہوگی کہ جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی ہو۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ پر یقین بھی ہو اور اُس کے احکامات پر نظر بھی نہ ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ پر یقین ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ کل پر نظر رکھو، ورنہ تمہارے عمل جو ہیں بے فائدہ ہیں تو پھر کل پر نظر رکھنے کی کوشش بھی کرنی ہوگی۔ مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے نیک اعمال ہی بچائیں گے۔ ایسے نیک اعمال جو خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کئے گئے ہوں۔ پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہے؟ یا صرف دنیا کے دکھاوے کے لئے۔

کچھ عرصہ ہوا میں نے خطبہ میں ایک لمبی حدیث سنائی تھی۔ اُس میں ہر عمل جو ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے دیکھا، کہیں فرشتوں نے اُس کو روک دیا کہ اللہ کی رضا کی خاطر نہیں تھا اور کہیں خدا تعالیٰ نے روک دیا۔ پس ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بنانے کے لئے کوشش کرنی ہوگی اور پھر یہ دعا کرنی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو ہمیں بچاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسانوں کو تو تم دھوکہ دے سکتے ہو، جھگڑوں کی صورت میں اپنے حق میں فیصلے کروا سکتے ہو، لڑکی بھی اپنے ناجائز حقوق چرب زبانی کے ذریعہ سے لے سکتی ہے، لڑکے بھی اپنے ناجائز حقوق چرب زبانی کے ذریعہ سے لے سکتے ہیں، لیکن اگر تقویٰ ہو تو اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہ اس کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ کبھی یہ نہیں ہوگا کہ ناجائز طور پر حقوق لینے کی کوشش ہو۔ ہاں کسی غلط فہمی کی وجہ سے ہو تو ہو، ناجائز نہیں ہوسکتا۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے، اُس شخص کو مانا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمانے کا مامور کر کے بھیجا ہے۔ ...... اس زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔ بندے اور خدا میں جو دُوری واقع ہوگئی ہے، اُسے ختم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ تقویٰ کے راستوں کی نشاندہی کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اگر ہم نے اپنی ذمہ داری نہ سمجھی اور دنیا کو اور اس کی جاہ و حشمت کو اور اس کی چکا چوند کو سب کچھ سمجھ لیا تو پھر احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ مخالفین احمدیت سے بھی ہم ماریں کھائیں۔ کیا فائدہ ہے اس کا؟ احمدی ہوئے، احمدیت پر عمل بھی نہ کیا، مخالفین سے ماریں بھی کھائیں، گالیاں بھی سنیں اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی نیکیوں سے ہٹے ہوؤں میں شمار ہوئے۔ آپ میں سے بہت ساری ایسی ہیں جو پاکستان سے اس وجہ سے ہجرت کر کے آئی ہیں کہ وہاں حالات اجازت نہیں دیتے، آج حالات احمدیوں کے حق میں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ یہاں اس ملک میں آکر یہاں کی حکومتیں آپ کو رہنے کی اجازت دیتی ہیں۔ اس فضل کا شکرانہ یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے تقویٰ میں قدم آگے بڑھائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں، نہ کہ دنیا کی جو جاہ و حشمت ہے اس سے متاثر ہو کر اس میں ڈوب جائیں۔

کل بھی میں نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود ہم سے کیا چاہتے ہیں، کس درد سے ہم میں پاک انقلاب پیدا کرنے کے لئے آپ نے ہمیں نصائح فرمائی ہیں؟ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لوگ میرے مرید ہو کر مجھے بدنام نہ کریں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 145۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 455۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس دیکھیں کیسا درد ہے۔ ہمیں اپنی حالتوں کے جائزے لینے ہوں گے۔ یہ باتیں جو میں آپ عورتوں کے سامنے کر رہا ہوں، یہ مردوں کے لئے بھی ہیں، وہ بھی سن رہے ہیں، بلکہ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ساری دنیا میں جو بھی سننے کی خواہش رکھتا ہے، وہ سنتا ہے۔

بعض مرد یہ سمجھتے ہیں کہ شاید عورتوں میں ذکر ہو رہا ہے تو ہم بہت نیک ہیں اور ہماری بیویاں ہی خراب ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا تکبر ہے۔ کیونکہ تکبر جو ہے، یہ بھی تقویٰ سے دوری پیدا کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن میں بھی تقویٰ نہیں ہے۔ ہر ایک کو عاجزی اپنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح بعض عورتیں مردوں پر الزام لگا دیتی ہیں تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا دونوں طرف تقویٰ ہوگا تو کبھی یہ الزام تراشیاں نہیں ہوں گی اور گھریلو زندگیاں پیار اور محبت سے گزرنے والی ہوں گی۔ اور یہی ایک خوبصورت گھرانے کی ایک اچھی نشانی ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات میں، مردوں اور عورتوں میں بھی اور بعض دفعہ دو تین بچے بھی ہو جاتے ہیں، پھر بھی اختلافات بڑھ جاتے ہیں اور طلاقوں تک نوبت آ جاتی ہے یا عورتیں بعض مجبوریوں کی وجہ سے خلع لیتی ہیں۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ ناجائز خلع لیتی ہیں۔ بعض مَردوں کے ظلم ایسے ہیں کہ خلع بالکل جائز ہوتے ہیں، لیکن بچوں کی خاطر کچھ قربانیاں عورتوں کو بھی دینی چاہئیں اور مردوں کو بھی دینی چاہئیں۔ معمولی اختلافات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح نوجوان جوڑے ہیں، وہ بعض دفعہ ابتدا میں ہی رشتے ختم کر دیتے ہیں کہ ہماری understanding نہیں ہوئی۔ یہ بھی غلط طریقہ کار ہے جو یہاں کے ماحول میں مذہب کی دوری کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن ایک احمدی کو، ایک احمدی (-) کو جو اپنے آپ کو اس زمانے میں سب سے زیادہ دین سے قریب سمجھتا ہے، اُس میں یہ باتیں پیدا نہیں ہونی چاہئیں۔

اب یہ رشتہ کی ایک مثال میں نے دی ہے، تقویٰ صرف یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ قرآن کریم میں جیسا کہ میں نے کہا تھا بے شمار احکامات ہیں اور ہر قدم اور زندگی کے ہر پہلو پر احکامات ہیں۔ وہ سب ہمارے مدّنظر ہونے چاہئیں۔ قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنا ہی تقویٰ پر چلنے کے قابل بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم ایسا نہیں کہ جسے کم سمجھا جائے۔ جو احکام قرآن کریم میں بیان ہوگئے انسان کو سمجھنا چاہئے کہ اُن پر عمل کرنا اور اُن کو بجالانا ایک مومن اور ایک مومنہ پر فرض ہے۔ مثلاً نماز کا ایک حکم ہے، عبادت کا حکم ہے تو یہ جس طرح فرض کیا گیا ہے اور جس عمر میں بھی فرض کیا گیا ہے، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس میں کسی قسم کی سستی نہیں ہونی چاہئے۔

عورت گھر کی نگران ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ عورت گھر کی نگران ہے۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا حدیث 5200)

اگر خود عبادت اور نمازوں کی پابندی ہوگی، خود قرآن کریم کی تلاوت کی پابندی ہوگی، خود دین سیکھنے کی طرف توجہ کی پابندی ہوگی تو بچے بھی اس طرف توجہ دیں گے۔ بعض دفعہ بعض عورتیں شکایت کرتی ہیں کہ ہمارے خاوند اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ اگر نہیں دیتے تو اُن کو بھی توجہ دلائیں، یہ بھی آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے اور اگر کچھ نہ کچھ کسی نہ کسی ذریعہ سے موقع دیکھ کے اُن کو توجہ دلائیں کہ دیکھو کہ تمہارا عمل صرف تمہارے تک محدود نہیں بلکہ تم اگلی نسلوں کو بھی بگاڑ رہے ہو۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہر موقع پر عورت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اُس نے نہ صرف اپنی ذات کے لئے بلکہ اپنی نسل کے لئے بھی قربانی دے کر دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے، اپنی عبادتوں کے معیار حاصل کرنے ہیں۔

پھر عورتوں کے احکامات میں سے ایک حکم پردہ کا ہے۔ یہ کوئی چودہ سو سال پہلے کا حکم نہیں تھا۔ قرآن کریم کا حکم ہے جو ایک زندہ کتاب ہے اور آج بھی اسی طرح یہ جاری حکم ہے جس طرح چودہ سو سال پہلے جاری تھا۔ پردہ کا مقصد حیا، عورت اور مرد کا بے جا ملنے جلنے سے بچنا، بدخیالات سے دوری اور تقویٰ پر چلنا ہے۔ پس ہر عورت کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا اس کا حیا کا معیار وہ ہے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ کیا بلاوجہ نامحرموں سے ملنا جلنا تو نہیں ہے۔ پھر بدخیالات ہیں۔ نوجوانوں میں بدخیالات میں خاص طور پر آجکل کی فلمیں بہت کردار ادا کر رہی ہیں۔ گو کہ بعض بڑوں کے بارے میں بھی خاص طور پر مردوں کے بارے میں شکایتیں آتی ہیں اور گھر اسی لئے ٹوٹ رہے

ہوتے ہیں کہ انٹرنیٹ پر یا ٹی وی پر بیٹھ کر بیہودہ اور لغو فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔ اس وجہ سے بھی آزادی کے نام پر یہاں بے حیائی عام ہے۔ ایسی فلموں سے کبھی پاک خیالات نہیں ہوسکتے۔ یہ فلمیں بنانے والوں کو یا ٹیلیویژن وغیرہ پر چلانے والوں کو خود بھی یہ خیال ہے کہ یہ گندی چیزیں ہیں۔ اس لئے علاوہ ڈراؤنی فلموں کے ایسی گندی فلموں کے بارے میں بھی یہ لکھا ہوا آتا ہے کہ بچوں کے سامنے نہ دیکھی جائیں۔ یا بعض سائٹس ہیں، اُن پر لکھا ہوا آتا ہے کہ اُن کو بچوں کے لئے لاک (lock) کردو۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کے نقصانات کا اندازہ ان کو بھی ہے لیکن ایک ظاہری آزادی کے نام پر بے حیائی پھیلتی چلی جارہی ہے۔ پھر جس معاشرے میں یہ گند دکھانے کی حالت ہو وہاں تقویٰ کہاں رہ سکتا ہے۔ اس لئے اس معاشرے میں رہ کر ایک احمدی عورت کو، ایک احمدی بچی کو، ایک احمدی مرد کو اور ایک احمدی جوان کو بہت پھونک پھونک کر قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے۔

پھر لباس کے فیشن ہیں۔ ہر احمدی عورت اور لڑکی کو یاد رکھنا چاہئے، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا، فیشن کریں، ایک حد تک جائز فیشن کریں لیکن بعض ٹائٹ جینز اور بلاؤز پہنتی ہیں یا، اُن کے ساتھ ٹی شرٹ پہن لیں گی، تو عورت کے تقدس کو پامال کر رہی ہوتی ہیں۔ ایسا لباس تو گھروں میں مردوں کے سامنے بھی جن سے پردہ نہیں، اُن کے سامنے بھی نہیں پہننا چاہئے، کجا یہ کہ غیر مردوں کے سامنے ایسا لباس پہن کے آیا جائے۔ خاص طور پر نوجوان نسل کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ لباس اور ماحول خیالات پر بد اثر ڈالتے ہیں اور اچھا بھی اثر ڈالتے ہیں۔ جینز پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے، کبھی میں نے نہیں روکا، لیکن اس کے ساتھ لمبی قمیص ہونی چاہئے، کم از کم گھٹنوں تک۔ کچھ عرصہ پہلے مجھے یہاں سے کسی نے لکھا تھا کہ آپ یہاں آرہے ہیں تو آپ کے سامنے بعض ایسی عورتیں بھی آئیں گی جنہوں نے باہر نکلتے ہوئے کبھی سر پر دوپٹہ بھی نہیں رکھا، لیکن بڑے نقاب اور برقعے انہوں نے پہننے کے لئے سلوا لئے ہیں۔ تو اگر صرف اس لئے ہے کہ مجھے دکھانا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری تمہارے پر نظر ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ ...... (الحشر:19)۔ جو تم عمل کرتے ہو اُس سے مجھے خبر ہے۔ دلوں کو میں جانتا ہوں۔ ہاں اگر یہ خیال ہے کہ اس وجہ سے ہمارا شرم اور حجاب جو ہے وہ ذرا ختم ہو جائے اور ہم برقع پہن کے ایک دفعہ جائیں گے، دو دفعہ جائیں گے، تین دن جائیں گے، دس سامنے دن جائیں گے، تو ہمیں عادت پڑ جائے گی اور ہماری زندگی کا مستقل حصہ بن جائے گا، تو پھر یہ بڑی اچھی بات ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ آپ کا ہر عمل خدا تعالیٰ کے لئے ہونا چاہئے، کسی بندے کے لئے نہیں۔

اگر ایک احمدی لڑکی اور عورت تقویٰ پر چلنا چاہتی ہے تو اپنے لباس کا خیال رکھنا ہوگا، اس کو حیادار بنانا ہوگا، باپردہ بنانا ہوگا۔ ورنہ کوئی بعید نہیں کہ ماحول کا جو اثر ہے، اسے بھی گندگیوں میں کھینچ کے لے جائے۔ اس وقت اتنا وقت نہیں کہ میں قرآن کریم کے تمام احکامات کیا، ان کے کچھ حصوں کا بھی کھول کر بیان کرسکوں۔ بہرحال ایک احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے اور ترقی کے لئے قرآنی احکامات کی تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہیں تلاش کرے اور اس کے لئے ایک جدوجہد اور کوشش ہو۔ آج جماعت احمدیہ کے افراد ہی ہیں، عورت اور مرد، بچے اور جوان اور بوڑھے جو دنیا کی اصلاح اور رہنمائی کرسکتے ہیں۔ آج احمدی ہی ہیں جو خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق پیدا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احمدی ہیں۔ اگر یہ میں نے چند مثالیں دی ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اکثریت ایسی ہے جو نعوذ باللہ دین سے دُور ہٹی ہوئی ہے۔ اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن ہمارے اندر معمولی تعداد بھی ایسی ہو جو دین پر نہ چلنے والی ہو تو باقیوں کو بگاڑ سکتی ہے اور پھر فکر اُس وقت بڑھتی ہے جب یہ تعداد آہستہ آہستہ بڑھ بھی رہی ہو۔

پس اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کہاں تک دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج ہر احمدی کا، ہر اُس احمدی کا فرض ہے جو تقویٰ پر قدم مارنے والا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی پناہ کی راہیں تلاش کرنے والا ہے کہ اُن تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرے، اُن کو پڑھے اور اُن کو تلاش کرے، جو قرآنِ کریم میں بیان کی گئیں اور جن کی تفصیل حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہو جاتا ہے“۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 279۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر اللہ تعالیٰ کو اپنا ولی بنانا ہے تو تقویٰ پر چلنا ہوگا، دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہوگا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت احمدیہ میں بڑے لوگوں کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نظارے دکھاتا ہے کہ اُن کی دعاؤں کو سنتا بھی ہے اور اُن کی ضرورتیں پوری بھی فرماتا ہے، اُن پر فضل بھی فرماتا ہے۔

پس ہر احمدی مرد اور عورت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب حضرت مسیح موعود نے اپنی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنا بتایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا کرنا قرار دیا ہے تو ہر احمدی کی ذمہ داری ہے، بلا استثناء، ہر مرد اور عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑے اور اپنے بچوں کا تعلق بھی اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کی کوشش کرے۔ جس معاشرے میں رہ رہی ہیں، اس معاشرے کو بھی ہم نے بدلنا ہے۔ اس میں بھی انقلاب لانا ہے۔ صرف پاکستانی احمدیوں کی یا چند فجیئن احمدیوں کی جماعت، جماعت احمدیہ نہیں ہے، بلکہ ہمارا مقصد بہت بلند ہے۔ ہم نے اس ملک کو (-) کر کے احمدیت اور حقیقی (-) میں لانا ہے اور اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی ہوگی۔ نہ کہ ان کی جو تعلیم ہے اور ان کی جو روایات ہیں اُن میں بہہ جائیں اور یہ اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق نہ بنائیں۔ تقویٰ پر قدم مارنے والا نہ بنائیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ نے ترقی کرنی ہے، یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اگر ہم نے اس الٰہی تقدیر کا حصہ بننا ہے تو پھر ہر احمدی عورت کو چاہئے اور ہر مرد کو چاہئے، ہر جوان اور ہر بوڑھے کو چاہئے کہ اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرے، ورنہ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے وعدے کے مطابق قومیں تیار ہو رہی ہیں جو جلد اس سلسلہ میں آملیں گی اور پھر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی بن جائیں گی۔ آپ میں سے اکثریت جو پرانے احمدیوں کی ہے، بلکہ اکثریت کے باپ دادا احمدی ہوئے تھے۔ اگر آپ نے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق نہ ڈھالا تو دوسرے آکر آگے نکل جائیں گے۔ پس بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود کی جماعت کو بڑھانے کے لئے اپنے طور پر بھی لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے۔ میں چند مثالیں آپ کو پیش کر دیتا ہوں، جس سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ رہنمائی فرما کر عورتوں اور لڑکیوں کو جماعت احمدیہ میں شامل فرما رہا ہے اور حضرت مسیح موعود کی صداقت اُن پر ظاہر کر رہا ہے۔ پس یہ جماعت احمدیہ کوئی معمولی جماعت نہیں، اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس نے بڑھنا ہے اور اس کا بڑھنا اُسی وقت صحیح ہوگا جب اس کا ہر فرد نیکیوں میں آگے بڑھنے والا ہو۔ آج ہر اُس شخص کی جس کی فطرت نیک ہے اللہ تعالیٰ کس طرح رہنمائی فرماتا ہے، چند مثالیں میں نے آپ کے سامنے رکھنے کے لئے نکالی ہیں۔

تیونس کی ایک راضیہ صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں نے ایک عرصہ صوفی مذہب کے ساتھ گزارا۔ دین سے تعلق اُن کو پہلے بھی تھا، دنیاداری سے متاثر نہیں تھیں۔ نیک فطرت تھیں۔ پھر اچانک ایک روز آپ کا چینل یعنی ایم۔ ٹی۔ اے مل گیا۔ بعض قابلِ اعتماد لوگوں سے آپ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جماعت کی تکفیر کی۔

اب یہ چینل ایم ٹی اے ہدایت کے لئے ملا۔ غیر تو ہمارا چینل ہدایت کے لئے تلاش کریں اور ہم جو گندے چینل ہیں، اُن پر بیٹھ کے اپنی بے حیائی کے سامان کریں۔ ایسے لوگوں کی کس قدر بدقسمتی ہو گی۔ کہتی ہیں پھر ایک روز میرے کمسن بیٹے نے خواب دیکھی کہ ہم ایک کار میں بیٹھے ہیں جسے مصطفیٰ ثابت صاحب چلا رہے ہیں۔ مجھے سمجھ آگئی کہ میں سیدھے راستے پر ہوں۔ چنانچہ میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئی۔

پھر مصر کی ایک عزیزہ صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ میری بیعت کی تفصیل یہ ہے کہ 2011ء میں ایک روز ٹی وی کے مختلف چینلز بدل رہی تھی کہ اچانک ایم۔ ٹی۔ اے پر مصطفیٰ ثابت صاحب کا پروگرام ”اَجْوِبَہ عَنِ الْاِیْمَان“ چل رہا تھا۔ اس کے بعد ایم ٹی اے دیکھتی رہی اور ”الحوار المباشر“ بھی پسند آیا جس میں مختلف ادیان کے لوگوں سے گفتگو ہو رہی تھی۔ میں بھی باقی لوگوں کی طرح عیسیٰ کے نزول کی منتظر تھی۔ احمدیوں کی اس بارہ میں باتیں تو بہت معقول تھیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے کی بات سمجھنا مشکل تھا اور ایک روز ایم ٹی اے پر ذکر ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام بھی کرتا ہے اور اس پر مجھے ایک پرانی خواب یاد آگئی۔ 2003ء میں رمضان میں ایک روز نماز پڑھنے مسجد گئی تو وہاں عورتوں کے رویہ سے بیزار ہو کر فیصلہ کیا کہ آئندہ گھر پر ہی نماز پڑھا کروں گی۔

یہاں میں ایک وضاحت بھی کر دوں کہ بعض ہماری نئی احمدی جو نو احمدی ہوتی ہیں، بلکہ بعض فجیئن بھی مجھے شکایت کرتی ہیں کہ جب وہ (بیت الذکر) میں آتی ہیں، تو ان کی جو پاکستانی تعداد زیادہ ہے، وہ اردو میں زیادہ باتیں کرتی ہیں۔ حالانکہ آج کل کی نوجوان لڑکیوں کو انگلش بھی آتی ہے اور ان کی زبان میں بات کرنی چاہئے۔ جب کوئی غیر بیٹھا ہو تو پھر کوشش یہی کرنی چاہئے کہ انہیں کی زبان میں بات ہو۔

بہرحال کہتی ہیں چنانچہ نماز اور دعا کے بعد سو گئی تو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں ایک روشن کھڑکی کھلی ہے جس کا رنگ سفید اور شکل بیضوی ہے اور ایک منادی کہہ رہا ہے کہ میں تیرا رب ہوں۔ میں نے سجدہ کیا اور تین دفعہ کہا۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ ...... بیدار ہوئی تو بہت خوش اور حیران تھی۔ اللہ کی شفقت اور مہربانی دیکھ کر یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے بہت قریب ہے اور دعا کرنے والوں کی دعا کا جواب دیتا ہے۔ اس خواب کے ایک دن بعد خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آسمان پر اڑتا ہوا آیا جس کے بال اور داڑھی سیاہ تھے۔ اس کے سر سے میزائل نکل رہے تھے اور اوپر جا کر آسمان کو منور کر رہے تھے۔ میں نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ کہنے لگا کہ میں مسیح ہوں۔ میں نے خیال کیا کہ وہ مسیح ناصری ہے اور یہ قربِ قیامت کی نشانی ہے۔ پھر دل میں سوچا کہ عیسیٰ مسیح میرے پاس کیوں آئے ہیں۔ تعبیر الرؤیا کی کتب میں تعبیر دیکھی۔ مگر مجھے خدا کے کسی کے ساتھ کلام کرنے کی تعبیر کہیں نہ ملی۔ لوگوں سے

پوچھا تو انہوں نے کہا۔ خدا کسی سے کلام نہیں کرتا اور یہ عقیدہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفتِ کلام جو ہے، وہی جب آجکل کے (-) نے بند کردی ہے تو انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا کرنا ہے؟ بہرحال کہتی ہیں تاہم مسیح موعود کو دیکھنے کی یہ تعبیر معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ایسی خواب دیکھنے والے کو حکمت اور نیک اولاد عطا فرمائے گا۔ پھر مجھے ایم ٹی اے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جس کو میں نے خواب میں دیکھا تھا وہ مسیح موعود تھے، اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت نصیب فرمائی۔

پھر الجزائر کی بشکیط صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں بیعت سے قبل میرے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام سے قبل بہت سے انبیاء اور رسول مبعوث فرمائے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آج جو انسانیت کی حالت اور جو فساد برپا ہے، وہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوا۔ کیونکہ نہ تو اب اخلاق باقی رہے ہیں اور نہ ہی کوئی (-) کی صحیح طور پر پیروی کرتا ہے۔ میرے دل میں یہ تمنا ہوئی کہ کاش اللہ تعالیٰ کسی رسول کو امت کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمائے۔ اب یہ دیکھیں ایک طرف بعض ہم میں سے کس طرف جارہے ہیں اور دوسری طرف غیروں میں سے بعضوں کو دین کی کتنی فکر ہے اور اللہ تعالیٰ پھر اُن کی رہنمائی فرماتا ہے کہتی ہیں کہ ایک دن میرے بھائی عبدالعالی بشکیط نے نزول عیسیٰ، جنّ اور نملۃ کی حقیقت کے بارے میں تفصیل سے مجھے آگاہ کیا۔ ان کے یہ خیالات مجھے بہت بھائے اور ان میں ایک کشش محسوس ہوئی۔ پھر میں نے اپنے بھائی کے ٹیبل پر کچھ فائلیں دیکھیں، اُنہیں پڑھ کر تو میں جیسے ایک نہایت خوبصورت دنیا، بلکہ کسی جنت میں پہنچ گئی۔ جیسے جیسے میں ان باتوں کا مطالعہ کرتی گئی، میرا نفس دُھلتا چلا گیا۔ دن کو میں کام پر جاتی لیکن میرا دھیان ان کتب میں اٹکا رہتا۔ پھر میرے بھائی نے مجھے حضرت امام مہدی کے بارے میں بتایا اور سمجھایا کہ آپ ہی مسیح موعود بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ دیگر (-) جماعتیں جو صرف قتل و فساد کی تعلیم دیتی ہیں، اُن کے طرزِ عمل کے بارے میں مجھے کبھی اطمینان حاصل نہ ہوا تھا۔ اس طرح مولویوں کے چینل بھی مجھے بالکل نہیں بھاتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود کا چہرہ ایسا نورانی ہے کہ جسے دیکھ کر انسان پہلی نظر میں گرویدہ ہوجاتا ہے۔ آپ سب سے اتنے الگ اور ممتاز نظر آتے ہیں جیسا اندھیرا اور روشنی۔ میں نے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں حضرت مسیح موعود سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ کہتی ہیں پھر میں نے استخارہ کیا۔ خواب میں دیکھا۔ کوئی میرے اندر سے بلند آواز میں کہہ رہا ہے کہ یہی مہدی ہیں، یہی امام مہدی ہیں۔ اس آواز کے سبب سے میں ساری رات ٹھیک سے سوئی نہیں اور اپنے آپ سے کہتی رہی کہ میں بیعت کرتی ہوں اور میری طبیعت میں سکون اور اطمینان پھیل جاتا اور مجھے یہ بھی خوف دامنگیر رہا کہ کہیں بیعت سے پہلے مرنہ جاؤں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے مجھے بیعت کی توفیق دی۔ اب میں حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہتی ہوں اور یہ لوگ وہ کرتے بھی ہیں۔

تو حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ بھی قرآن کریم کے احکامات کو سمجھنے کے لئے بڑا ضروری ہے جو ہر بچی کو اگر اردو پڑھنی نہیں آتی تو انگلش میں جو لٹریچر میسر ہے، اُس میں پڑھیں۔ اور جن کو اردو پڑھنی آتی ہے اُس میں پڑھیں، تبھی اپنی اصلاح کر سکتی ہیں۔ کیونکہ قرآنِ کریم کی صحیح تفسیر حضرت مسیح موعود سے ہی ملتی ہے۔

پھر ایک یمن کی نومبائع احمدی ہیں۔ کہتی ہیں میرے والد ایک عالِم دین تھے۔ وہ مجھے بتایا کرتے تھے کہ امام مہدی کے ظہور کی جملہ علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اگر میری وفات کے بعد امام مہدی ظاہر ہوں تو اُن کی بیعت ضرور کرنا۔ تو میں اُن سے پوچھتی کہ وہ کیسے ظاہر ہوگا؟ والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ وہ ٹی وی کے ذریعہ سے ظاہر ہوں گے اور اُن کو سارا زمانہ دیکھے گا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد میں ایک مرتبہ چینلز بدل کر دیکھ رہی تھی کہ مجھے ایم ٹی اے مل گیا جس کے ذریعہ مجھے امام مہدی کے ظہور کی بشارت ملی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی اور جو میرے والد صاحب نے بتایا تھا وہ پورا ہوا۔ میں نے استخارہ کیا، اللہ تعالیٰ نے سیدھا راستہ دکھایا اور میں نے اور میری والدہ نے بیعت کر لی۔

پھر تنزانیہ کی ایک خاتون ہیں۔ اب افریقہ کو لوگ کہتے ہیں کہ اَن پڑھ لوگ ہیں۔ وہاں کی ایک بڑی عمر کی غیر احمدی عورت ہماری (بیت الذکر) میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئیں اور نمازِ جمعہ کے بعد معلم صاحب کے گھر چلی گئیں۔ وہاں کمرے میں بٹھایا، وہاں دیوار پر جماعت احمدیہ کا کیلنڈر لگا ہوا تھا۔ ایک بڑی تصویر تھی اُس پر عورت نے پوچھا یہ کس کی تصویر ہے؟ کیلنڈر پر حضرت مسیح موعود کی اور خلفاء کی تصاویر تھیں۔ اُس خاتون نے حضرت مسیح موعود کی تصویر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہ کون ہیں؟ جب اُن کو بتایا گیا کہ آپ مسیح موعود اور مہدی امامِ وقت ہیں تو اس عورت نے کہا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ مجھے اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ اس کے بعد خاتون نے بیعت کرلی۔

پس اگر نیک نیتی سے دعا کی جائے تو صرف یورپ میں ہی نہیں، افریقہ میں بھی اور ایشیا میں بھی اور دُور دراز علاقوں میں بھی اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ جو غیر ہیں اگر اُن کی رہنمائی فرما رہا ہے تو جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول کرلیا ہوا ہے اُن کی کس قدر رہنمائی فرمائے گا؟ اُن کو کس قدر توجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے راستوں کی طرف رہنمائی فرمائے گا۔ پس اس کے لئے کوشش کی بھی ضرورت ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر ہماری ہر وقت نظر رہنی چاہئے بجائے ادھر اُدھر کے چینل دیکھنے کے ایک وقت کم از کم ایسا ضرور رکھیں جب ایم ٹی اے کے خاص پروگرام بھی دیکھا کریں جو آپ کی تربیت کے لئے بہتر ہوں۔ یہ دنیا ہمارے لئے کُل اثاثہ نہیں ہے۔ یہ دنیا ہی ہمارے لئے سب کچھ نہیں ہے، بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول اگر مقصد ہوگا تو دلوں کی تسلی ہوگی اور نہ صرف اس دنیا میں اطمینان نصیب ہوگا بلکہ اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کی آغوش میں انسان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیاوی خواہشات کے بجائے ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تڑپ رکھنے والے ہوں۔ ہمارے گھر بھی جنت کا نمونہ ہوں اور اخروی زندگی میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

اب دعا کرلیں۔ دعا

تبصرہ کتب

نام کتاب: پیار چنہاں (پنجابی)

شاعر: انور ندیم علوی

سن اشاعت: فروری 2013ء

پبلشر: خزینہ علم و ادب لاہور

جناب انور ندیم علوی کا پہلا مجموعۂ کلام ''جاگتی آنکھوں کے خواب'' 1980ء میں شائع ہوا اور ادب کے شائقین سے خوب داد و تحسین حاصل کی۔ اس کے بعد اب تک ان کی کئی شاعری کی کتب شائع ہوچکی ہیں۔ ان میں ''اے دیس کی ہواؤ'' 1988ء۔ ''سوچ کے سائے'' 1990ء ''پرتیم'' 1995، ''داستان فراق'' 1998ء ''ندیم تنہائی'' 2001ء ''جلتا ہے دیا تنہا'' 2005ء ''آسماں کیسے کیسے'' (یادرفتگان) 2006ء میں شائع ہوچکی ہیں۔

اس وقت ان کا پنجابی زبان میں پہلا شعری مجموعہ ''پیار چنہاں'' کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اردو شاعری میں تو جناب انور ندیم علوی کی شاعری کسی تعارف کی محتاج نہیں اور ان کی ادبی خدمات کو نظرانداز نہیں جاسکتا۔ اب پنجابی زبان میں ان کی اس کاوش کو یقیناً اہل علم و ادب کی طرف سے پذیرائی ملے گی۔ اس کتاب میں انہوں نے مشہور سندھی شاعر جناب شیخ ایاز کی سندھی شاعری کی بعض غزلوں اور نظموں کا پنجابی منظوم ترجمہ بڑے ماہرانہ اور احسن انداز میں پیش کیا ہے۔

کتاب پر جناب احمد ندیم قاسمی کا لکھا ہوا تبصرہ بھی موجود ہے۔

آپ لکھتے ہیں ...... ''جناب انور ندیم علوی نے اپنے کلام میں شیخ ایاز کی سندھی شاعری کے جو تراجم کئے ہیں۔ وہ قابل تعریف ہیں اور ان کے یہ ترجمے اتنے سچے اور معیاری ہیں کہ ان پر اصل کا گمان ہوتا ہے۔'' اور ان کے ذریعے بھی جناب انور ندیم علوی نے شعر و ادب کی تاریخ میں شامل ہونے کا بڑا جائز جواز پیش کردیا ہے۔

جناب انور ندیم علوی کے پنجابی کلام کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

ہے شان تیری مولا، اے کائنات ساری
ارض و سما بنا کے احسان کیتا بھاری
دنیا دی نعمتاں دا کیہ حال میں سناواں
اپنے کرم نیں تیرے ہر دم شکر مناواں

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوچاں تو کدھرے ودھ کے ہے عظمت رسولؐ دی
سایہ کرے جہان تے رحمت رسولؐ دی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوئی دا نکّا، دنیا تنگ
بچ بچا کے ایتھوں لنگ
نفرت نال اساڈی جنگ
''پیار چنہاں'' تے پیار ہے جنگ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

غم دے تارے چمکن لگ پئے
آس دا سورج ڈبدا جاوے
پیار دا چن بچا کے نظراں
بدلاں دے وچ لکدا جاوے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آس دا دیوا بالی رکھ
یاداں نال پنچھالی رکھ
سارے لوک سیانے کہن
اکو یار مثالی رکھ

ہر قسم کے حالت سے بے نیاز جناب انور ندیم علوی بڑی خاموشی سے ادب کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اس وقت بھی ان کی کئی کتب زیر ترتیب ہیں۔ اللہ کرے ان کا یہ ادبی سفر جاری و ساری رہے اور وہ ہمیشہ اپنے اس فن کی روشنیاں بکھیرتی رہیں۔ آمین

(پروفیسر عبدالصمد قریشی صاحب)

☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15,20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

16 مئی 2014ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 am	یسرنا القرآن
6:30 am	ایم۔ٹی۔اے کانفرنس 2014ء
6:55 am	جاپانی سروس
7:55 am	ترجمۃ القرآن کلاس 30 اپریل 1997ء
9:15 am	ہجرت
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
12:50 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ھدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:15 pm	سیرت النبی ﷺ
6:55 pm	تلاوت قرآن کریم
7:05 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:40 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

17 مئی 2014ء

12:25 am	ریئل ٹاک
1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء
3:20 am	راہ ھدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء
8:15 am	راہ ھدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	انصار اللہ یوکے اجتماع 2012ء
1:30 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 pm	سٹوری ٹائم
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:05 pm	کچھ یادیں کچھ باتیں
9:00 pm	راہ ھدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	انصار اللہ یوکے اجتماع

18 مئی 2014ء

12:35 am	فیتھ میٹرز
1:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ھدیٰ
3:40 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء
5:15 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:30 am	انصار اللہ یوکے اجتماع
7:45 am	سٹوری ٹائم
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء
9:15 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
12:55 pm	فیتھ میٹرز
1:55 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء (سپینش ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء
7:05 pm	Shotter Shondhane
8:05 pm	گلشن وقف نو
9:00 pm	پریس پوائنٹ Live
10:05 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	گلشن وقف نو

19 مئی 2014ء

12:30 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
1:35 am	Roots to Branches
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء
4:10 am	سوال و جواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:05 am	Roots to Branches
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء
8:45 am	ریئل ٹاک
9:45 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	الترتیل
12:05 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ پروگرام 6-اپریل 1998ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:00 pm	ملیالم سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8-اگست 2008ء
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:05 pm	ملیالم سروس
8:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ھدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:15 pm	عالمی خبریں
11:35 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود ضلع حیدرآباد 2014ء

مکرم محمود احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد ضلع حیدرآباد تحریر کرتے ہیں۔

بیت الظفر لطیف آباد میں مورخہ 23 مارچ کو بعد نماز مغرب جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا گیا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم سہیل احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔جلسہ کی حاضری 52 تھی۔

حلقہ دارالبرکات میں مورخہ 25 مارچ کو بعد نماز مغرب جلسہ ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم تاج محمد بلوچ صاحب اور مکرم ریاض احمد صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔کل حاضری 47 تھی۔

گوٹھ چوہدری سلطان احمد میں 23 مارچ کو بعد نماز مغرب جلسہ یوم مسیح موعود ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عبدالقدیر صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔حاضری 19 تھی۔

گوندل فارم میں جلسہ یوم مسیح موعود مورخہ 23 مارچ کو بعد نماز مغرب ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد علی کلہوڑو صاحب نے تقریر کی۔جلسہ کی حاضری 16 تھی۔

کوٹری شرقی میں جلسہ کا انعقاد مورخہ 23 مارچ کو بعد نماز مغرب کیا گیا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم طاہر احمد ساقی صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔جلسہ کی حاضری 86 تھی۔

رحمٰن آباد میں جلسہ یوم مسیح موعود مورخہ 23 مارچ کو بعد نماز فجر ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد محترم یونس علی صاحب نے تقریر کی۔جلسہ کی حاضری 6 تھی۔

بشیر آباد میں 26 مارچ 2014ء کو بعد نماز مغرب جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم احمد علی صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔کل حاضری 112 تھی۔

کوٹری غربی میں جلسہ کا انعقاد 27 مارچ کو بعد نماز مغرب ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم طاہر احمد ساقی صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔حاضری 35 تھی۔

نوری آباد میں جلسہ یوم مسیح موعود مورخہ 28 مارچ کو ہوا۔تلاوت و نظم کے بعد مکرم سفیر احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔جلسہ کی حاضری 20 تھی۔

نواز آباد میں جلسہ یوم مسیح موعود 16 مارچ کو ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم سہیل احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔جلسہ میں حاضری 42 تھی۔6 مہمان بھی شامل ہوئے۔

احمدیہ ہال حیدرآباد شہر میں مورخہ 28 مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ریاض احمد صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔حاضری 34 تھی۔

شریف آباد میں جلسہ کا انعقاد مورخہ 29 مارچ کو بعد نماز مغرب ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔55 افراد نے شرکت کی۔

سنجر چانگ میں جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد 29 مارچ کو ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔حاضری 27 تھی۔

ٹنڈو محمد خان میں مورخہ 28 مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عبدالمتین صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔جلسہ کی حاضری 16 تھی۔

اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر کرے۔آمین

گوندل کے ساتھ پچاس سال

★ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
★ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی

بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

سالانہ کنونشن احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن 2014ء

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان (AMA) کا آٹھواں سالانہ کنونشن خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 5-6/اپریل 2014ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں منعقد ہوا۔

چار صد سے زائد افراد نے اس کنونشن میں شرکت کی۔ رہائش کا بندوبست دارالضیافت، سرائے مریم لجنہ اماء اللہ، سرائے ناصر انصاراللہ، سرائے خدمت خدام الاحمدیہ، سرائے حمد وقف جدید اور سرائے محبت صدر انجمن احمدیہ میں کیا گیا تھا۔

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے آؤٹ ڈور میں مختلف فارماسیوٹیکل کمپنیز نے اپنے سٹال بھی لگا رکھے تھے۔ کنونشن کا باقاعدہ آغاز 5/اپریل کو 5 بجے سہ پہر آڈیٹوریم طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں دعا سے ہوا۔

پہلا سیشن نوجوان ڈاکٹرز/طلبہ/واقفین نو کے لئے مخصوص تھا۔ تلاوت کے بعد محترم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب جنرل سیکرٹری ایسوسی ایشن نے استقبالیہ کلمات کہے جن کے بعد چار سائنٹیفک پیپرز پڑھے گئے۔ بعد میں واقفین نو کا خصوصی سیشن مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم نمائندہ صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں اور مکرم وکیل صاحب وقف نو نے خطاب کئے۔ مکرم ڈاکٹر عامر بشیر صاحب لاہور نے COUNCELING CAREER پر ایک Presentation دی۔ پھر صدر صاحب ایسوسی ایشن نے اپنی گزارشات پیش کیں۔ گروپ ڈسکشن میں واقفین کے سوالات کے جوابات اور آئندہ کے لیے رہنمائی کے سلسلہ میں مکرم وکیل صاحب اعلیٰ، وکیل صاحب وقف نو اور صدر صاحب ایسوسی ایشن نے ہدایات دیں۔ مکرم وکیل اعلیٰ صاحب کے اختتامی کلمات پر یہ سیشن ختم ہوا۔

نمازوں کے بعد پونے نو بجے عشائیہ کا انتظام تھا۔ مردوں کے لیے ایوان محمود کے وسیع وعریض ہال میں اور خواتین کے لیے ایوان ناصر میں پُروقار انتظام کیا گیا جس میں سلسلہ کے بزرگان کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔

اگلے دن ساڑھے آٹھ بجے سائنٹیفک پیپرز کا آغاز ہوا۔ پہلے سیشن میں 5 اور دوسرے سیشن میں بھی 5 پیپرز پڑھے گئے۔

ساڑھے دس بجے خصوصی سیشن مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی صدارت میں ہوا۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے ایسوسی ایشن کے مقاصد اور مختصر تاریخ بیان کی نیز آئندہ کے لائحہ عمل کے بارہ میں عرض کیا اور اس امر کا اظہار کیا کہ امسال پیپرز کی اکثریت ممبران کی ORIGINAL RESEARCH پر مشتمل ہے اس کے بعد وفات یافتہ ممبران کے لئے قرارداد تعزیت پیش کی گئی۔ صدر ایسوسی ایشن کے خطاب کے بعد شیلڈز دی گئیں۔ مکرم امیر صاحب مقامی نے ممبران کو ریسرچ میں آگے بڑھنے اور مختلف تحقیقی کانفرنسز میں شمولیت پر زور دیا۔ بعدازاں چائے پیش کی گئی۔

اس دن کا تیسرا سیشن ساڑھے گیارہ بجے ہوا جس میں چار پیپرز پڑھے گئے۔ چوتھے سیشن میں پانچ پیپرز پڑھے گئے۔ ایک لیکچر مہمان مقرر جناب پروفیسر شہباز احمد قریشی صاحب کا تھا۔ سائنٹیفک پیپرز کے اختتام پر جنرل باڈی میٹنگ ہوئی جس میں مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ سوا دو بجے اختتامی سیشن ہوا جس میں کمیٹیوں، تعاون کرنے والے ادارہ جات اور فارماسیوٹیکل کمپنیز کو یادگاری شیلڈز دی گئیں۔ دعا پر پونے تین بجے کنونشن کا اختتام ہوا جس کے بعد شرکاء کو LUNCH BOXES مہیا کیے گئے۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسوسی ایشن کو ہمیشہ خلفاء احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں مخلوق خدا کی خدمت کی پہلے سے بڑھ کر توفیق عطا کرتا چلا جائے اور اپنے قیام کے مقاصد کو کماحقہ پورا کرنے والی ہو۔

CASA BELLA
Home Furnishers

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flooring

معلوماتی خبریں

3G اور 4G ٹیکنالوجی موبائل کمپنیاں G2

نیٹ ورک پر پہلے ہی وائس اور ڈیٹا سروسز فراہم کر رہی ہیں، ماہرین کے مطابق تھری جی ٹیکنالوجی سے موبائل کنکشن اسمارٹ فون کے ذریعے کمپیوٹر بن جائے گا۔ ملک میں 900 اور 1800 میگا ہرٹز موبائل فریکوئنسی موجود ہے، ماہرین کے مطابق تھری جی کے لئے 1800 سے 2100 میگا ہرٹز فریکوئنسی فراہم کی جائے گی، جس سے موبائل کمپنیاں مزید سرمایہ کاری کریں گی۔ بارہ کروڑ موبائل صارفین میں سے ڈیڑھ کروڑ انٹرنیٹ کے لئے موبائل فون استعمال کرتے ہیں، پاکستان میں موبائل انٹرنیٹ استعمال کرنے والے صارفین کا ماہانہ دس لاکھ اضافہ ریکارڈ کیا جارہا ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے پاکستان میں تھری جی لائسنس کی نیلامی کا بہت چرچا تھا۔ اور اب تو حکومتی اعلان کے مطابق تھری جی کے ساتھ ساتھ فور جی لائسنس بھی فروخت ہوچکے ہیں۔ تھری جی سے مراد موبائل ٹیکنالوجی کی جنریشن ہے۔ جس میں ٹاور میں نصب سامان اور موبائل فون دونوں شامل ہیں۔ 1980ء میں وائرلیس (موبائل ٹیکنالوجی کی پہلی نسل متعارف کروائی گئی، ون جی میں اینالاگ ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا اور ہوا کے دوش پر پیغامات پہنچانے کی سہولت سب سے پہلے جاپان میں فراہم کی گئی۔ یہ وہ ٹیکنالوجی ہے جس سے ہر موبائل فون پر تیز رفتار انٹرنیٹ سروس فراہم ہو سکے گی۔ اس وقت جو ٹیکنالوجی استعمال کی جارہی ہے وہ ایج ہے لیکن تھری جی اور فور جی عنقریب اس کی جگہ لے لے گی۔ جس سے موبائل ڈیٹا خواہ وہ تحریری شکل میں ہو یا تصویری یا فلم کی شکل میں، اس کی ڈاؤن لوڈنگ سپیڈ کئی گنا بڑھ جائے گی اور موبائل پر اتنی ہی تیزی سے ڈیٹا ٹرانسفر یا شیئر کر سکیں گے۔ ایک اندازے کے مطابق اس ٹیکنالوجی کے متعارف ہونے کے بعد 9 لاکھ نئی آسامیاں پیدا ہوں گی۔ اب تک 101 ممالک دنیا میں یہ ٹیکنالوجی اپنا چکے ہیں۔ پاکستان کا نمبر 102 واں ہوگا۔

(نیٹ رپورٹ: سماء ٹی وی نیوز 23/اپریل 2014ء)

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

پلاٹ برائے فروخت
ایک پلاٹ واقع دارالعلوم شرقی تقریباً 10 مرلہ برائے فروخت ہے۔
ڈیلرز حضرات سے معذرت
رابطہ: 04235164500,03054343083

ربوہ میں طلوع وغروب 8 مئی

طلوع فجر	3:46
طلوع آفتاب	5:15
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:55

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8 مئی 2014ء

1:35 am	دینی وفقہی مسائل
2:55 am	خطبہ جمعہ 25 جولائی 2008ء
3:45 am	انتخاب سخن
6:25 am	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ
7:30 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مشرق بعید
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:30 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

ایمبولینس برائے فروخت

مجلس انصاراللہ پاکستان اپنی ایمبولینس فروخت کرنا چاہتی ہے۔ ماڈل 2007ء رجسٹرڈ 2009ء خواہشمند احباب مزید معلومات کیلئے دفتر مجلس انصاراللہ سے رابطہ کریں۔ فون نمبر 047-6212982 پر رابطہ کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

بسم اللہ فیبرکس
آ گیا جی آ گیا۔ لان میلہ 2014ء
کلاسک لان، سٹار کلاسک لان، رشید کلاسک لان، فتح کلاسک لان، جوبلی کلاسک لان
سٹار کرینکل دوپٹہ، کرینکل بازو،
نیز ہمارے پاس اعلیٰ کوالٹی کا مردانہ کپڑا بھی دستیاب ہے
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹرز ڈوگر برادرز
0300-7716468
0313-7040618

FR-10

ایک نام مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962